نمبر ۵۱

۱۰ر اپریل ۱۹۰۲ء ''آج پہلے وقت ہی یہ الہام ہوا :-

دِلَم مے بلرزد چو یاد آورم ٭ مناجاتِ شوریدہ اندر حرم[1]

[1] (ترجمہ از مرتب) جب مجھے پریشان حال شخص کا حرم میں علیحدگی کی حالت میں دُعا کرنا یاد آتا ہے تو میرا دل کانپ جاتا ہے۔

تفسیر وتشریح

اس الہام کا ترجمہ مرتب تذکرہ نے یوں کیا ہے

''جب مجھے پریشان حال شخص کا حرم میں علیحدگی کی حالت میں دعا کرنا یاد آتا ہے تو میرا دل کانپ جاتا ہے''۔

مرتب تذکرہ نے مزید تشریح ممکنہ طور پر یہ کی ہے کہ حضرت پیر منشی جان محمد صاحب نے جو ۱۹۰۲ء میں حضور مسیح موعودؑ کی طرف سے حج بدل کیا اور اُس دوران جو دعائیں حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور کیں اُنکی طرف اشارہ ہے۔ بہت عمدہ تفسیر ہے اور سب سے پہلے یونہی خیال آنا چاہیئے کہ یقیناً حضور مسیح موعودؑ کی تضرعانہ اور درد بھری دعاؤں سے متعلق ہی ہے جس سے عرش الٰہی جیسا کہ عام محاورہ میں کہتے ہیں ہل گیا اور دعاؤں کی قبولیت کی طرف اور حفاظت الٰہی کی طرف مولیٰ کریم سے یقین دہانی ہے۔

اس عاجز پر مولیٰ کریم نے اپنے خاص فضل سے جو مزید تاویل روشن کی ہے وہ یہ ہے کہ اس الہام میں حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی فرزند حضرت مرزا رفیع احمد کی اُس کیفیت کا ذکر بھی ہے جو کہ ۱۹۶۷ء میں حج کے دوران آپ پر وارد تھی۔ اس سے قبل ۱۹۶۶ء کے اوائل میں آپ مولیٰ کریم سے ایوب کا خطاب پا کر مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے نزول فرما چکے تھے اور آپ پر مثیل حضرت ایوب علیہ السلام شدائد اور مصائب کا آغاز ہو چکا تھا۔ آپ بالفعل خود حج کیلئے تشریف لے گئے اور مسیح موعودؑ کی دعاؤں اور تضرعات کو نیز دیگر بھی جو کہ زمانہ کے لحاظ سے تھیں نہایت اضطراب اور بے قراری سے آپ نے دعائیں کیں۔ ایکطرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعودؑ کی مدد کا مشن آپ کو عطا ہو چکا تھا مگر دوسری طرف آپ کے دشمنوں اور معاندین نے آپ پر تسلط پا لیا ہوا تھا۔ اس کیفیت کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں آپ نے نہایت منذر رویا دیکھی جو کہ الہام بالا کا ہی اعادہ تھا۔ چنانچہ آپ پر ایسا ہی وارد ہوا اور آپ نے مختلف خطوط میں بعد کے سالوں میں مجھے تحریر کیا جو اُس قلبی کیفیت کا بیان ہے جو کہ اس الہام میں درج ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تشریح فرما دی ہے لفظ ''حرم'' کا مطلب یہ ہے کہ جسکی حفاظت کا ذمہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مثیل مسیح موعودؑ حضرت مرزا رفیع احمد کی یوں ہی حفاظت فرمائی۔ آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کے مشن کی تائید اور نصرت فرما رہا ہے۔ فلحمد للہ۔ واللہ اَعلم

مئی ۱۹۰۲ء

"دورانِ ایّام دورہ مرض میں
اَلْیَوْمَ یَوْمُ عِیْدٍ۔ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو ٹال دے۔
خدا غمگین ہے۔ یُعَظِّمُکَ الْمَلَآئِکَۃُ۔
خدا تعالیٰ کی وحی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ اوّل)

تفسیر وتشریح

مندرجہ بالا پانچ الہامات کا مجموعہ اس ناچیز کے فہم کے مطابق ابن مسیح موعود حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کی ذات بابرکات میں پورا ہوا جو کہ حضور مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق قمر الانبیاء ہیں اور مثیل مسیح علیہ السلام بھی۔ الیوم سے یہاں مراد پندرہویں صدی ہجری ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کا نور دوبارہ نازل ہوا۔ یوم عید کے اور معانی کے علاوہ یہ معنی بھی ہوئے کہ جب مسیح موعودؑ کا نور دوبارہ نازل کیا گیا۔ اور اس مرتبہ آپ کے مثیل کو قدرے مختلف حالات میں سے گزرنا پڑا اور خود آپکے خاندان اور جماعت نے ہی آپ کو شناخت نہ کیا۔ تاہم اس میں کیا شک ہے کہ مختلف ادوار میں اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات کا ظہور ہوتا ہے اس مرتبہ جلال الٰہی کا ظہور ہوا اور حضرت قمر الانبیاء ایوب احمدیت پر مصائب وشدائد کا ظہور بطور آزمائش وارد ہوگیا اور ایسی ہی حالت ۱۹۶۵ء سے بڑھتی بڑھتی اُسکی مثل ہوگئی جو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو واقعہ صلیب سے قبل درپیش ہوئی تھی اور آپ نے دعا فرمائی تھی کہ اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو ٹال دے جو کہ نہایت اضطراب اور کرب کی حالت تھی۔ یہی حالت حضرت ایوب احمدیت مسیح موعود ثانی پر وارد ہوئی۔ "خدا غمگین ہے" اور الہام مسیح موعودؑ "دلم می بلرزد چو یاد آورم مناجات شوریدہ اندر حرم" کا دوسرے الفاظ میں یہی مفہوم ہے۔

سو مفہوم اسکا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو تکالیف میں ڈال کر خوش نہیں ہوتا بلکہ اُسکی کیفیت مثل غمگین ماں بیان ہوسکتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ابتلاء ضروری ہوتا ہے تا کہ اُسکی اپنی اور اُسکے پیارے مرسل کی بلند شان اور عُلو مرتبہ اور بلند اخلاق بطور حجت دنیا پر ثابت ہوجائیں اور انکو ابدی زندگی ملے۔

آخری الہام "یُعَظِّمُکَ الْمَلَآئِکَۃُ" کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اور ابن مسیح موعود مرزا رفیع احمد دونوں کی اللہ تعالیٰ کے فرشتے عظمت بیان کرتے ہیں یعنی ان کے کاموں سے حیرت میں ہیں۔ واللہ اَعْلم

نمبر۵۳

۳۰؍اکتوبر ۱۹۰۲ء (الف) "نتیجہ خلافِ مُراد ہوُا یا نِکلا
آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے"
(البدر جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷؍نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)
(ب) "نتیجہ خلافِ اُمّید ہے"
(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

تفسیر وتشریح

مندرجہ بالا الہام مشتبھات میں سے ہے اور معنی کا تعین کرنا دشوار ہے اور کئی ایک واقعات پر چسپاں ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر جماعت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے قادیان کا تقسیم ہند کے وقت ہندوستان میں چلے جانا خلاف امید اور خلاف مراد واقعہ تھا۔ اسی طرح ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی اسمبلی نے جو احمدیوں کو اقلیت قرار دیا اُسکو بھی خلاف مراد اور خلاف امید نتیجہ کہہ سکتے ہیں گویا ایسے کئی اور واقعات پر بھی چسپاں ہوسکتا ہے۔

اس ناچیز پر جو اللہ تعالیٰ نے معنی کھولے ہیں یہ ہیں کہ ۱۹۶۵ء میں جبکہ انتخاب خلافت ثالثہ (ظاہری) ہوا تو مجلس انتخاب میں voting سے جو نتیجہ سامنے آیا وہ عامۃ المومنین کی ایک کثیر تعداد جو قریباً %70 ضرور ہوگی کیلئے خلاف مراد اور خلاف امید تھا کیونکہ یہ افراد حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کو بطور خلیفہ چاہتے تھے اور آپ سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ واللہ اعلم

نمبر۵۴ الف

۱۹؍دسمبر ۱۹۰۲ء "مغرب وعشاء کی نماز باجماعت ادا کرکے حضرت اقدسؑ تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے تو آپؑ نے اپنی تین رؤیا سنائیں جو کہ آپ نے پے در پے دیکھی تھیں۔
(اوّل) کہ ایک شخص نے ایک روپیہ اور پانچ چھوارے رؤیا میں دئیے۔
اس کے بعد پھر غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا گیا ہے جس پر
عَلٰی شُکْرِ الْمَصَآئِبِ
لکھا ہوُا ہے جس کے یہ معنے ہوئے کہ ھٰذِہٖ صِلَۃٌ عَلٰی شُکْرِ الْمَصَآئِبِ گویا یہ روپیہ اور چھوارے شکر المصائب کا صِلہ ہے۔
تیسری دفعہ پھر کچھ ورق دکھائے گئے جن پر بیٹوں کے بارے میں کچھ لکھا ہوُا تھا اور جو اِس وقت یاد نہیں ہے"
(البدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶؍دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۹)

نمبر۵۴ ب

۲۱ر دسمبر ۱۹۰۲ء

”۲۱ر دسمبر کی رات کو جس کی صبح کو ۲۲ر دسمبر تھی اور جو اخیر عشرہ رمضان کی پہلی رات تھی آپ کو الہام ہوا

یَأْتِیْ عَلَیْكَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی

فرمایا۔ اِس زمانہ میں جو بیس پچیس برس کے قریب ہوتا ہے یہ الہام کبھی نہیں ہوا۔ موسٰی کا نام تو کئی الہاموں میں رکھا گیا ہے۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱، ۱۲۔ البدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱)

۲۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء

”اِنَّهٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَكَ وَعَادٰی مَنْ عَادٰی

فرمایا۔ کل جو الہام ہوا تھا یَأْتِیْ عَلَیْكَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی یہ اسی الہام سے آگے معلوم ہوتا ہے جہاں ایک الہام کا قافیہ جب دوسرے الہام سے ملتا ہے خواہ وہ الہامات ایک دوسرے سے دس دن کے فاصلہ سے ہوں مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کا تعلق آپس میں ضرور ہے۔ یہاں بھی موسٰی اور عادٰی کا قافیہ ملتا ہے اور پھر توریت میں اس قسم کا مضمون ہے کہ خدا نے موسٰی کو کہا کہ تو چل میں تیرے آگے چلتا ہوں۔“

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶۔ البدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۳، ۱۴)

تعبیر وتشریح

نمبر۵۴ الف:

مندرجہ بالا رویا ۱۹دسمبر ۱۹۰۲ء جوکہ اوپر بیان ہوئی ہے اُس میں اِس ناچیز کے نزدیک پانچ چھواروں سے مراد حضور مسیح موعودؑ کی وہ اولاد ہے جوکہ پانچ افراد یعنی تینوں صاحبزادوں یعنی حضرت مرزا محمود احمد، حضرت مرزا بشیر احمد اور حضرت مرزا شریف احمد اور ”صاحبزادیاں نواب مبارکہ بیگم اور نواب امتہ الحفیظ بیگم ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمر پانے والے ہوئے“ سو یہ ایک set قرار پاتے ہیں اور ”روپیہ جو دکھایا گیا“ اِسکی تفہیم اس عاجز کے نزدیک پسر چہارم مرزا مبارک احمد صاحب ہوئے جن کا ایک الہامی نام دولت احمد بھی ہے وہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے تو اُنکی منزل پر ایک اور بیٹا نازل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا جو اوپر تفسیری بیانوں میں عرض کر آیا ہوں کہ وہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب ایوب احمدیت ہیں۔ وہی ”روپیہ“ ہیں اور الہام دولت احمد کے مصداق بھی کیونکہ وہ مسیح موعودؑ کے نور کی دولت لیکر دوبارہ اس دنیا میں نازل ہوئے۔ فلحمد للہ۔

نمبر۵۴ ب:

مندرجہ بالا الہامات ۲۱دسمبر اور ۲۲دسمبر ۱۹۰۲ء کا مفہوم یہ ہے کہ آئندہ صدیوں میں مسیح موعودؑ جن کو اللہ تعالیٰ کے الہام میں موسیٰ بھی کہا گیا ہے کا مثیل پیدا ہوگا جوکہ آپ کا نائب اور زوج اُس صدی کیلئے ہوگا۔

حضرت ایوب احمدیت کو بھی اللہ تعالیٰ نے رویا اور الہامات میں موسیٰ کہا ہے۔ تاہم آئندہ مقدر یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت مسیح موعودؑ جوکہ

اسوقت بنی اسرائیل کیطرح ایک ظالم ماحول میں گھری ہوئی ہے کی نجات کیلئے مقدر وقت پر کسی مقرب بندے مثیل موسیٰ کی سربراہی میں انشاءاللہ نجات عطا فرمادے گا جیسے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے رویا میں ذکر ہے کہ وہ دریائے نیل کے کنارے کھڑے ہیں اور فرعون اپنے لشکر کے ساتھ تعاقب میں ہے اور آپکو اور آپکی جماعت کو اللہ تعالیٰ کا بچانے کا وعدہ ہے۔ حضرت ایوب احمد یت جو کہ مثیل موسیٰ بھی ہیں کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا تھا اور آپ نے اپنے وصال سے ایک ماہ قبل اس خاکسار کو بتایا کہ جو وعدے اللہ تعالیٰ کے میرے ساتھ ہیں وہ اپنے فضل وکرم سے میرے متبعین میں سے کسی کے ذریعے پورا فرمادیگا۔ **وماذالک علیٰ اللہ بَعیدْ۔** واللہ اعلم۔

نمبر ۵۵

۲۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء "نمازِ فجر سے پیشتر حضرت اقدسؑ نے یہ رؤیا سُنائی:۔
مَیں کسی اَور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحرِ ذخار چل رہا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور پیچیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں۔ اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔"
(البدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶)

تعبیر وتفسیر

مندرجہ بالا رویا میں جو حضور مسیح موعودؑ نے دیکھا کہ کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں اس عاجز کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کے مثیل بیٹے کو ظہور فی الخارج میں بہت سی روکیں پیدا ہونگی۔ قادیان میں آنے سے مراد کامیابی اور فتح ہے جو کہ مثیل مسیح موعودؑ کیلئے مقدر ہے مگر اس دوران بہت سی مخالفتوں کا سامنا ہوگا۔ خاکسار کے نزدیک ۱۹۸۲ء میں جو مفسدہ انتخاب خلافت رابعہ کے وقت ہوا وہ ایک طوفان بدتمیزی بدظنیوں اور دھوکہ دہی پر مبنی تھا جسکا جماعت نے اثر لیا اور آپ سے دشمنی کی انتہاء ہوگئی۔ اس دوران مثیل مسیح موعود ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کیساتھ چند آدمی رہ گئے بلکہ اکیلے کر دیئے گئے اور اُسوقت ظاہر میں فتح نہ حاصل کر سکے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مزید صبر کیلئے تیار ہوگئے اور وصال تک یہی حالت رہی۔ واللہ اعلم

نمبر ۵۶

۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء "اِنِّیْ صَادِقٌ صَادِقٌ وَسَیَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ۔
ترجمہ:۔ مَیں صادق ہوں، صادق ہوں، عنقریب خدا تعالیٰ میری شہادت دے گا۔"
(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۴۔ البدر جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۷، ۷۸۔ اشتہار یکم جنوری ۱۹۰۳ء جلد ۳ صفحہ ۳۸۲)

تفسیر وتشریح

یہ الہام حضور مسیح موعودؑ کو ۱۹۰۲ء میں ہوا جبکہ آپ کے دعویٰ پر قریباً ۲۲ سال ہو چکے تھے اور اس دوران آپکی تصدیق وتائید کیلئے اللہ تعالیٰ کی جناب سے کئی ایک شہادتیں ظہور میں آ چکی تھیں۔ چونکہ مسیح موعودؑ کا زمانہ بطور مجدد الف آخر قیامت تک ہے اسلئے یہ سلسلہ انشاء اللہ اس دنیا کے آخری دنوں تک چلتا چلا جائیگا۔

اس ناچیز کے نزدیک اس الہام سے مراد یہ ہے کہ مثیل مسیح موعودؑ کی مخالفت، مخالفین اور معاندین انتہائی طور پر کرینگے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ اولوالعزم بندہ اپنے صدق پر پُرعظمت طریق سے قائم رہے گا اور اللہ تعالیٰ اُسکی صداقت پر گواہی کے سامان عنقریب فرما کر حق کی تائید کرے گا۔

چنانچہ تکذیب والا پہلو حضرت ایوب احمدیت ابن مسیح موعود مرزا رفیع احمد پر نمایاں طور پر پورا ہو چکا ہے اور مبشر پہلو یعنی یہ کہ انکی تصدیق اللہ تعالیٰ بے نظیر طریق پر کرے گا اُسکا آغاز ہو چکا ہے اور بفضل ایزدی یہ کام معجزانہ طریق پر انجام پذیر ہوگا۔ انشاء اللہ

نمبر ۵۷

یکم جنوری ۱۹۰۳ء "اوّل ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھی، مجھے دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباسِ فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے۔ پھر وہ کشفی حالت وحی کی طرف منتقل ہو گئی۔ چنانچہ وہ تمام فقرات وحیٔ الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے، ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:-

يُبْدِي لَكَ الرَّحْمٰنُ شَيْئًا[1]۔ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ۔ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوْنَ۔

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱)

ترجمہ:- خدا جو رحمان ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آ رہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

صبح ۵ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روزِ عید، جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی۔" (اشتہار یکم جنوری ۱۹۰۳ء مندرجہ الحکم جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۸۲)

---

[1] حضرت اقدسؑ نے فرمایا "شیئ سے مراد کوئی عظیم الشان بات ہے۔ اس کی عظمت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کو پوشیدہ رکھا ہے کیونکہ چھپانے میں ایک عظمت ہوتی ہے۔ جیسے جنّت کے انعامات کے لئے فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ (سورۃ السجدۃ: ۱۷)

کھانے پر جیسے دسترخوان ہوتا ہے اُس کے چھپانے میں بھی ایک عظمت ہی مقصود ہوتی ہے۔ غرض یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔" (الحکم جلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

تفسیر وتشریح

کشف اور الہامات بالا میں حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت کی بشارت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت پر مبنی ہے اور امر اُللہ ہے۔ اس عاجز نے جب حضور مسیح موعودؑ کے جملہ رویا والہامات پر نظر کی تو سب سے اول دھیان ادھر ہی گیا کہ حضور کے لئے بھی آپ کے

مشن کی تکمیل کیلئے ایک زوج اور رفیق کار کی بشارت ہے جو کہ من جانب اللہ صفت رحمانیت کے تحت نازل ہوگا اور اپنے وقت پر اور ضرورت حقّہ پر آئیگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور مسیح موعودؑ کی تائید اور حقانیت کو ظاہر کرنے کیلئے حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت منصور احمدیت کو نازل فرمایا جیسا کہ کئی ایک مقامات تفسیر پر یہ عاجز بیان کر آیا ہے اور اس میں مزید یہ بشارت ہے کہ زوج مسیح موعودؑ کی بھی سچائی ظاہر کرنے کیلئے اپنی رحمانیت سے اسباب پیدا فرمائیگا۔ تب دنیا والوں پر اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا حیرت ناک اظہار ہوگا۔ انشاءاللہ

نمبر۵۸

۲؍جنوری ۱۹۰۳ء "جَآءَنِیْ اٰئِلُ وَّاخْتَارَ۔ وَاَدَارَ اِصْبَعَهٗ وَاَشَارَ۔ یَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا وَیَسْطُوْ بِکُلِّ مَنْ سَطَا۔ آئل جبرائیل ہے، فرشتہ بشارت دینے والا۔

ترجمہ:۔ آیا میرے پاس آئل، اور اُس نے اختیار کیا (یعنی چُن لیا تجھ کو) اور گھمایا اُس نے اپنی اُنگلی کو، اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچاوے گا اور ٹوٹ کر پڑے گا اُس شخص پر جو تجھ پر اُچھلا۔

فرمایا۔ آئل اصل میں ایالت سے ہے یعنی اصلاح کرنے والا۔ جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے۔ یہاں جبرئیل نہیں کہا آئل کہا۔ اِس لفظ کی حکمت یہی ہے کہ وہ دلالت کرے کہ مظلوم کو ظالموں سے بچاوے، اِس لئے فرشتہ کا نام ہی آئل رکھ دیا۔ پھر اُس نے اُنگلی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن۔ اور اشارہ کیا کہ یَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا وغیرہ۔

یہ بھی اس پہلے الہام سے ملتا ہے اِنَّهٗ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَكَ وَعَادٰی کُلَّ مَنْ عَادٰی۔ وہ کریم ہے، تیرے آگے آگے چلتا ہے۔ جس نے تیری عداوت کی اس نے اُس کی عداوت کی۔ چونکہ آئل کا لفظ لُغت میں مِل نہ سکتا ہوگا یا زبان میں کم مُستعمل ہوتا ہوگا اِس لئے الہام نے خود ہی اس کی تفصیل کر دی ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۶،۵)

تفسیر و تشریح

الہامات بالا کی بنیادی تفسیر حضور مسیح موعودؑ نے خود ہی فرمادی ہے کہ اس کا تعلق پہلے بیان شدہ الہامات یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَن ''کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسیٰ اور اِنَّهٗ کَرِیْم'' تَمَشّیٰ اَمَامَکَ وَعَادیٰ من عَادیٰ کیساتھ ہے۔ (تذکرہ ص۳۶۶)

حضور مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کا خطاب بھی دیا ہے اور آپ کے زوج ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کو بھی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ قرار دیا ہے۔

سو اس الہام میں آپ کے متبعین کیلئے بشارت ہے کہ آپکی جماعت پر ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے جو کہ اُس زمانہ کی مثل ہوگا جیسا کہ فرعون کے وقت میں موسیٰؑ اور بنی اسرائیل پر آیا تھا تب اللہ تعالیٰ آپ کے کسی مثیل زوج کی سرداری میں جماعت مسیح موعودؑ کو ظالموں سے نجات عطا فرمائیگا۔ انشاءاللہ

نمبر۵۹

۱۲؍جنوری ۱۹۰۳ء ’’مَیں نے دیکھا کہ میری بیوی نے ایک روپیہ مجھ کو دیا ہے اور کہا کہ یہ تمہارے لئے روپیہ نذر ہے۔‘‘ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ا جو خلافت لائبریری صدر انجمن احمدیہ میں موجود ہے)

تعبیر وتشریح

حُضور مسیح موعودؑ نے بالبداہت ارشاد فرمایا ہے کہ آپکی شادی حضرت اُم المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ سے جو ہوئی تو منشائے الٰہی یہی تھا کہ آپ کی نسل سے حمایت اسلام کیلئے مبشر اولاد عطا فرمائیگا اور اس ذریت کا سردار وہ روحانی فرزند ہوگا جو کہ من جانب اللہ آپ کے امر ماموریت میں زوج اور رفیق کار ہوگا۔ یہ عاجز اس سے قبل مختلف تفسیری بیانوں میں یہ عرض کر آیا ہے کہ آپ کو جو’’غلام حسین‘‘ پسر چہارم کی بشارت سب سے قبل دی گئی تھی وہ پاک وجود مرزا مبارک احمد تھا جو روحانی استعداد کے لحاظ سے’’غلام حسین‘‘ تھا اور جب اُسکی وفات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اُسکی منزل پر آپکی ذریت میں سے ایک مرد آسمانی کی بشارت دی جو فرمایا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ (تذکرہ صفحہ ۶۲۲)

اسی طرح ایک دوسری رویا میں حضور نے دیکھا کہ آپ کو پانچ چھوارے اور ایک روپیہ ملا ہے (تذکرہ صفحہ ۳۶۶)

اس ناچیز کے فہم میں یہ ’’روپیہ‘‘ حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت ہیں جو کہ منجانب اللہ مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے آسمان سے نازل ہوئے تا آپ کے مشن کی یعنی حق کی باطل پر فتح کی تکمیل کریں، دین کو زندہ کریں اور قیام شریعت بھی۔ انشاءاللہ۔

نمبر۶۰

۱۹؍جنوری ۱۹۰۳ء حضرت اقدسؑ نے عشاء سے پیشتر یہ رؤیا سُنائی کہ ’’مَیں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور مَیں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اُٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہؤا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں و رتھوں کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلّاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے۔ تو مَیں نے بلند آواز سے کہا:-

کَلَّآ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ

اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔‘‘

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

تعبیر وتفہیم

رویا بالا بُہت بیّن ہے اور اسکی تفہیم یہی ہے کہ آپ کی جماعت پر ایک وقت ایسا آئیگا کہ بمثل بنی اسرائیل حالات پیدا ہو جائینگے۔ حضرت ایوب احمدیت کو بھی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ قرار دیا ہے اور آپ وصال پا چکے ہیں اسلئے یہ تاویل ہوئی کہ آپ کے متبعین میں کوئی مثیل موسیٰ پیدا ہوگا اور وہ

جماعت جوحضور مسیح موعودؑ کے بعد ایوب احمدیت پر بھی ایمان لا چکی ہوگی کو ظالموں کے ظلم سے اللہ تعالیٰ کی تائید سے نجات دلائے گا جبکہ بظاہر ایسی کوئی صورت نظر نہ آتی ہوگی جیسا کہ فرمایا۔ کَلَّآ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ واللہ اَعْلم

نمبر۶۱

۲۱ جنوری ۱۹۰۳ء "فرزند کی نسبت الہام ہوا:-

غَاسِقُ اللّٰہِ

یعنی وہ قمر جس کو خسوف لگے گا"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۲)

(ب) "مجھے اس کے یہ معنی معلوم ہوئے ہیں کہ جو بچہ میرے ہاں پیدا ہونے والا ہے وہ زندہ نہ رہے گا"

(البدر جلد ۲ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

(ج) "میں نے اس سے پیشتر یہ خیال کیا تھا کہ چونکہ عنقریب گھر میں وضع حمل ہونے والا ہے تو شاید مولود کی وفات پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے مگر بعد میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد ابتلا ہے..... اور اس سے جماعت کا ابتلا مراد نہیں ہے بلکہ منکرین کا جو کہ جہالت، نادانی، افترا سے کام لیتے ہیں..... تاریکی جب خدا کی طرف منسوب ہو تو دشمن کی آنکھ میں ابتلاء کا موقع اس سے مراد ہوتا ہے اور اس لئے اس کو غاسق اللہ کہتے ہیں"

(البدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۳)

تفسیر وتشریح

یہ ناچیز اس سے قبل تفسیری بیانات میں تحریر کر چکا ہے کہ حضور مسیح موعودؑ کا پسر چہارم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد ہی غلام حسین کی روحانی استعداد لیکر پیدا ہوا تھا۔ اس الہام میں اُسکی وضاحت یوں فرما دی "یعنی وہ قمر جس کو خسوف لگے گا" خسوف چاند کے گرہن کو کہتے ہیں جب کہ چاند باوجود اپنی روشنی اور نور کے زمینی لوگوں کی نظر میں داغدار اور اوجھل ہو جاتا ہے اور اس کے اختتام پر پھر سے واپس اپنی اصل حالت پر آ جاتا ہے۔

خاکسار کے نزدیک بمنزلہ مبارک نازل ہونے والے مرد آسمانی حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کی ذات بابرکات میں یہ الہام پورا ہو گیا جیسا کہ زمینی لوگوں کی بدظنیوں کے باعث آپ کی شناخت نہ کی گئی اور یونہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور جیسا کہ حضور مسیح موعودؑ نے فرمایا یہ ابتلاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ واللہ اَعْلم

نمبر۶۲

۱۷؍فروری ۱۹۰۳ء "یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَفَتْحُ الْحُنَیْنِ"

(البدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲۰؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۹۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۷ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

تفسیر وتشریح

الہام بالا کی کسی قدر تشریح اس سے قبل بیان نمبر۴ میں بیان کرآیا ہوں۔ اس ناچیز کو جوفہم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا یوں ہے کہ اس میں اس بات کی بشارت ہے کہ حضور مسیح موعودؑ اور آپکے نائب رفیق کار جو آپکے مشن میں شریک ہوگا جب پندرہویں صدی ہجری کا اختتام ہوگا تو وہ وقت فتح الحنین کے وقت کی طرح ہوگا اور انشاءاللہ کثرت سے احمدیت پھیل چکی ہوگی۔ حضور مسیح موعودؑ نے روحانی خزائن جلد۵ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۸) پر فرمایا ہے یومُ الاثنین واھاًلک یوم" الاثنین اُنزل فیک ارواح المبارکین یعنی پندرہویں صدی کے زمانہ میں پھر سے مرسل وقت کیساتھ ارواح مبارکہ کا نزول ہوگا۔ اسطرح سے پندرہویں صدی میں آپ کے ساتھ شریک کار ہونے والے مرد آسمانی کو جوکہ حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت ہیں کو "یوم الاثنین" کا بھی خطاب دیا گیا ہے۔ فلحمدللہ

نمبر۶۳

۱۶؍مارچ ۱۹۰۳ء "رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اپنی جماعت میں سے گھوڑے پر سے گر پڑا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ سوچتا رہا کہ کیا تعبیر کریں۔ قیاسی طور پر جو بات اقرب ہو وے لگائی جاسکتی ہے کہ اس اثناء میں غنودگی غالب ہوئی اور الہام ہوا:

استقامت میں فرق آگیا

ایک صاحب نے کہا کہ وہ کون شخص ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ معلوم تو ہے مگر جب تک خدا کا اِذن نہ ہو میں بتلایا نہیں کرتا۔ میرا کام دعا کرنا ہے۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۷؍مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۵)

تعبیر وتشریح

مندرجہ بالا الہام جوکہ رویا میں گھوڑے پر سے گرنے کی تعبیر ہے کہ اس شخص کے متعلق حضور مسیح موعودؑ کو بتایا تو گیا کہ کون شخص ہے مگر آپ نے اسکا افشاء نہ فرمایا کیونکہ منذر رویا تھی اور دعا کے ذریعہ اس سے تدارک چاہا تاہم ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد نے اسکا اطلاق خلیفہ ثالث مکرم مرزا ناصر احمد صاحب پر کیا جب آپ گھوڑے سے گر پڑے اور آپ نے اسکا اس عاجز سے ذکر کیا۔ بات واضح ہے کہ جب ۱۹۶۸ء میں انصاراللہ کے سالانہ اجتماع میں خلیفہ ثالث نے اس بات کا اظہار کیا کہ آئندہ مجددین کا سلسلہ بند ہے تو یہ بات تعلیم قرآنی جس کو حضرت مسیح موعودؑ نے دوبارہ قائم کیا تھا، کے خلاف تھی اور صراط مستقیم سے انحراف۔ واللہ اَعلم

نمبر ۶۴

۲۶ اپریل ۱۹۰۳ء ”رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ۔ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا۔“
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

تعبیر وتشریح

مندرجہ بالا الہامات میں سیدنا حضور مسیح موعودؑ کیلئے وسیع طور پر اور آپ کے زوج اور رفیق کار حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمد یت کو درپیش حالات اور معاندین کے ظلم و جفا کا ذکر اور ان سے خلاصی کی دعا ہے۔ اس ناچیز کے نزدیک ان الہامات کی مزید وضاحت چند دیگر رویا اور الہامات حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئندہ تفسیری بیانات میں بھی آجائیگی۔ انشاءاللہ

نمبر ۶۵

۲۱ جون ۱۹۰۳ء (ا) ”مجھے دو عصا دیئے گئے۔ ایک جو میرے پاس تھا، دوسرے وہ جو گم ہوگیا تھا۔ اور گمشدہ عصا کو جو میں نے دیکھا تو اس کے مُنہ پر لکھا ہُوا تھا:
دُعَآءُكَ مُسْتَجَابٌ۔“
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)
(ب) ”۲۱ جون کو ایک چھڑی پر یہ لکھا ہُوا دکھایا گیا دُعَآءُكَ مُسْتَجَابٌ۔“
(البدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۷۹۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

تفسیر وتشریح

اس ناچیز کے نزدیک یہاں حضور مسیح موعودؑ کی اُس جماعت کا ذکر ہے جو کہ آپ کو چودھویں صدی ہجری میں عطا ہوئی کیونکہ عربی میں جماعت کو عصا بھی کہتے ہیں اور دوسری اس جماعت کا بھی ذکر ہے جو کہ پندرھویں صدی ہجری میں حضرت قمر الانبیاء ایوب احمد یت مرزا رفیع احمد کو ملی جس نے انکو شناخت نہ کیا اور استقامت میں فرق آجانے سے گویا وہ حق سے دور اور گم ہوگئی اور اس گمشدہ جماعت کو انشاءاللہ مولیٰ کریم حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت ایوب احمد یت جو کہ من جانب اللہ جڑواں ہیں، کی دعاؤں کو قبول کر کے نصرت و فتح عطا فرمائے گا اور انشاءاللہ ایک وقت آئیگا کہ وہ پھر سے صراط مستقیم اور حق پر قائم ہوجائیگی۔ واللہ اعلم

نمبر۶۶

۱۴؍اگست ۱۹۰۳ء[۳]

(۱) یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ[۴]۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ[۵]

(۲) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔[۶]

[۴] حضور کی کاپی الہامات صفحہ ۱۵ میں یہ الہام یوں درج ہے یٰسٓ۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ الخ۔ (مرتّب)

[۵] (ترجمہ از مرتّب) (۱) اے سردار! پُرحکمت قرآن اِس بات کا گواہ ہے کہ تُو خدا کا مُرسل ہے اور راہِ راست پر ہے۔ اس کا نزول اس خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔

[۶] "خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

(۳) لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّخِذْنِیْ وَکِیْلًا۔[۷]

(۴) سَاُکْرِمُکَ بَعْدَ تَوْھِیْنِکَ۔[۸]

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷؍اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰ حاشیہ)

تفسیر وتشریح

مندرجہ بالا الہامات حضور مسیح موعودؑ پر یقیناً بڑے دائرے میں اور آپ کے زوج اور رفیق کار برائے پندرہویں صدی پر بھی صادق آتے ہیں۔ اس بات کا قرینہ یہ ہے جو الہام میں فرمایا سَاُکْرِمُکَ بَعْدَ تَوْھِیْنِکَ یہ الہامات حضور کو ۱۴ اگست ۱۹۰۳ء کو ہوئے تھے۔ اگرچہ اس سے قبل آپکے دشمنان نے آپ سے بدخواہی اور توہین کرنے کی کوشش بہت کی مگر آپ پر تسلط نہ پا سکے۔ بلکہ آپکی زندگی کے آخری سالوں میں سمجھدار لوگوں میں آپکی عزت اور تکریم قائم ہو رہی تھی۔ جہانتک حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کا تعلق ہے جو کچھ وقوع میں آیا یہ ہے کہ آپ کے دشمن آپ پر مسلط ہو گئے اور بمثل ایک قیدی آپ پر پابندیاں تھیں اور وہ آپ کا نام ونشان مٹانے پر تلے ہوئے تھے جیسے کہ آپ نے اپنے اس خادم کو تحریر فرمایا۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے کہ یہ سب کچھ ہو چکنے کے بعد وہ جلد ہی آپ کو عزت اور اکرام عطا فرما دے گا۔ انشاءاللہ

نمبر۶۷

۱۹۰۳ء

فرمایا۔ "چند سال ہوئے ایک دفعہ ہم نے عالمِ کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ اَب تُو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

تعبیر وتشریح

اس سے قبل بیان نمبر ۳۱ میں یہ ناچیز ذکر کر آیا ہے کہ عنداللہ حضور مسیح موعودؑ کیلئے باعث شرف بننے والا بیٹا اور آپ کا وارث اور زوج برائے پندرہویں صدی ہجری اللہ تعالیٰ کے نزدیک "شریف احمد" ہے کیونکہ ایک مرسل جو کہ آپ کا روحانی بیٹا ہے آپ کیلئے بلکہ امت خیر الرسل کیلئے باعثِ شرف و

افتخار واکرام ہے اس بناء پر کہ مسیح موسوی کے بالمقابل مسیح محمدی کیلئے ایک وارث اور بیٹا ہے جس سے ثابت ہوا کہ آپ کے بعد امت میں سلسلہ انعامات جاری ہے۔

یہ بشارت تھی کہ حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت بفضل تعالیٰ پندرہویں صدی میں آپ کے مثیل اور وارث ہیں۔ یہی معنی ہیں جو کہ کشف میں کہا گیا تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں یعنی عنداللہ آپ حضور مسیح موعودؑ کے پندرہویں صدی ہجری کیلئے روحانی خلیفہ ہوئے۔ فلحمد للہ

نمبر ۶۸

۲۲ نومبر ۱۹۰۳ء ”مَیں ایک قبر پر بیٹھا ہوں۔ صاحبِ قبر میرے سامنے بیٹھا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ آج بہت سی دعائیں امورِ ضروری کے متعلق مانگ لوں اور یہ شخص آمین کہتا جاوے۔ آخر مَیں نے دعائیں مانگنی شروع کیں جن میں سے بعض دعائیں یاد ہیں اور بعض بھول گئیں۔ ہر ایک دعا پر وہ شخص بڑی شرح صدر سے آمین کہتا تھا۔ ایک دعا یہ ہے کہ

الٰہی! میرے سلسلے کو ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شاملِ حال ہو۔ اور بعض دعائیں اپنے دوستوں کے حق میں تھیں۔ اتنے میں خیال آیا کہ یہ دعا بھی مانگ لوں کہ میری عمر ۹۵ سال ہو جاوے۔ مَیں نے دعا کی اُس نے آمین نہ کہی۔ مَیں نے وجہ پوچھی وہ خاموش ہو رہا۔ پھر مَیں نے اُس سے سخت تکرار اور اصرار شروع کیا یہاں تک کہ اس سے ہاتھا پائی کرتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اُس نے کہا اچھا دعا کرو مَیں آمین کہوں گا۔ چنانچہ مَیں نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر ۹۵ برس کی ہو جاوے۔ اس نے آمین کہی۔ مَیں نے اس سے کہا کہ ہر ایک دعا پر تو شرح صَدر سے آمین کہتا تھا اِس دعا پر کیا ہو گیا۔ اُس نے ایک دفتر عُذروں کا بیان کیا کہ یہ وجہ تھی فلاں وجہ تھی جو میرے ذہن سے جاتا رہا مگر مفہوم بعض عُذروں کا یہ تھا کہ گویا وہ کہتا ہے کہ جب ہم کسی امر کی نسبت آمین کہتے ہیں تو ہماری ذمّہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔“

(البدر جلد ۲ نمبر ۴۷ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۷۴۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۴۷ مورخہ ۱۷، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)
وکاپی الہامات صفحہ ۱۹ (بعض الفاظ کے اختلاف کے ساتھ)

تعبیر وتشریح

راقم عاجز کے نزدیک اس رویا کے دو معنی ممکن ہیں وہ یہ کہ بطور مجدد صدی چہاردہم آپ کی جماعت میں آپکے دعویٰ کے بعد سے قریباً ۹۵ سال تک صالحیت رہے اور اسکے بعد از سرِ نو تجدید کی ضرورت ہو۔ چنانچہ یہ ۹۵ سال آپکے دعویٰ سے جو کہ ۱۲۹۰ھ ہجری سے ہے ۱۳۸۶ھ ہجری تک بنتے ہیں۔ آپ کے بعد پندرہویں صدی کیلئے حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳۸۶ھ ہجری میں نازل فرمایا جیسا کہ آپ نے مجھے اپنے خط میں تحریر فرمایا۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ بطور مجدد الف آخر آپکی جماعت کی عمر ممکنہ طور پر ۹۵۰ سال ہو جیسا کہ حضور نے حضرت نوح علیہ السلام کیلئے فرمایا کہ انکی عمر ۹۵ سال تھی اور ۹۵۰ سال انکی قوم کی عمر تھی۔ واللہ اَعْلم

الحمدللہ کہ جو بات اللہ تعالیٰ نے میرے عرفان ووجدان میں پیدا کی اُسکی ظاہری شہادت بھی خود سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے بیان سے مہیا فرما

دی۔ چنانچہ حضور نے بین طور پر اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی (روحانی خزائن جلد۲۲) کے صفحہ ۲۰۷۔۲۰۸ بحوالہ نشان نمبر ۱۱ یہ تحریر فرمایا ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ ۱۲۹۰ھ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرف مکالمہ مخاطبہ پا چکے تھے اور آپ کا ظہور ہو چکا تھا۔ چنانچہ جب ۱۲۹۰ میں ۹۵ کو جمع کریں تو ۱۳۸۵ بنتے ہیں اور حضرت ایوب احمدیت کی بعثت یقینی اور قطعی طور پر ۱۳۸۶ھ میں ہوئی جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ایوب ہیں اور علی کی اولاد میں سے ہیں اور مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے آسمان سے نازل کیئے گئے (مکتوبات ایوب، نمبر ۵۹) مزید ایک بات جو اسی مضمون سے متعلق ہے کہ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے ۱۳ اپریل ۱۹۴۴ء کے روز ایک رویا دیکھی تھی کہ آپ کی عمر کے حوالے سے آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوتے رہے۔ اکیس اکیس (بحوالہ رویا و کشوف سیدنا محمود۔ نیز الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۴۴ء) چنانچہ ۱۹۴۴ میں ۲۱ جمع کریں تو یہ ۱۹۶۵ بنتے ہیں اور یہی سال حضرت خلیفہ ثانیؓ کے وصال کا ہے یعنی ۱۳۸۵ ہجری۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور مسیح موعودؑ کی چودہویں صدی کی عمر بالفعل ۹۵ سال تھی اور اسکے بعد پندرہویں صدی کیلئے آپکے نائب اور مجدد کی بعثت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات عالم الغیب اور قادر و مقتدر ہونے کے قربان کہ حروف جمل کے اعداد کے حساب سے ''مرزا رفیع احمد خلیفہ'' ۱۳۸۶ بنتے ہیں۔ فالحمد للہ

نمبر ۶۹

۱۷ دسمبر ۱۹۰۳ء " تَرٰی نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ۔ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ۔ اُرِیْحُکَ وَلَا اُجِیْحُکَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اُرِیْحُکَ وَلَا اُجِیْحُکَ۔ اَطَالَ اللّٰہُ بَقَاءَکَ۔ کَمَّلَ اللّٰہُ اِعْزَازَکَ۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

تفسیر و تشریح

ان الہامات کی تفہیم جو اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز پر کھولی ہے وہ یہ ہے کہ اپنے وسیع اور مکمل دائرے میں یہ حضور مسیح موعودؑ کیلئے بشارات ہیں نیز یہ بھی کہ آپ کے نائب قمر الانبیاء کیلئے درپیش معاملات کا بھی ذکر ہے کہ اسکی مخالف اور معاند خود جماعت مسیح موعودؑ ایک وقت میں ہو جائیگی یعنی پندرہویں صدی ہجری کے کچھ سالوں میں اور جو ایوب احمدیت پر بظاہر غلبہ پالیں گے بالآخر ہزیمت اٹھائیں گے۔ یہاں پر حضرت ایوب احمدیت کو اور اُسکے چند ساتھیوں کو ''رومی'' کا خطاب دیا گیا ہے جن پر ایک حالت بمثل موت آجائیگی مگر اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور اسکی رحمانیت کے اظہار سے وہ پھر غلبہ پالیویں گے اور اسکے مخالفین اور معاندین یوسف کے بھائیوں کی طرح مغلوب ہو جائینگے اور اس طرح اس مثیل مسیح کو شناخت کر لیں گے اور اسکے مقام و اکرام پر اطلاع پاویں گے اور یہ مسیح موعودؑ کا ہی غلبہ ہوگا۔ انشاء اللہ

نمبر ۷۰

۳؍ جنوری ۱۹۰۴ء "اِنِّیْ سَاَنْصُرُكَ۔ نصرت و فتح و ظفر تا بست سال۔ اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

(ترجمہ از مرتب) مَیں تجھے جلد ہی مدد دوں گا۔ نصرت اور فتح اور ظفر بیس سال تک۔ مَیں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ کہو۔

تفسیر و تشریح

الہامات بالا میں سے جو یہ فقرہ ہے اِنِّیْ اَجِدُرِیْحَ یُوْ سُفَ لَوْ لَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول ہے جو کہ قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ ان الہامات کے موجب حضرت مسیح موعودؑ کے اوپر حضرت یعقوب کی مثل حالت وارد ہوگی یعنی جماعت پر وہ زمانہ بھی آئیگا کہ ان میں سعادت مند روحیں یوسف وقت یعنی ایوب احمدیت کی تلاش میں ہونگی اور اسکے لئے بیس سال کے عرصہ کا تعلق ہے جب عقدہ کشائی ہو جائیگی۔
اس عاجز کے نزدیک یہ مسیح موعود ثانی حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے متعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا اکرام اور مرتبہ ظاہر فرمادیگا اور سعادت مند انکی روحانی حکومت تسلیم کر لینگے۔ الہام میں جو بیس سال کا عرصہ لکھا ہے اسکی تعبیر تا حال اس ناچیز پر نہیں کھلی کہ اسکا شمار کونسے واقعہ سے ہو۔ اللہ چاہے تو آئندہ یہ عقدہ کشائی ہو۔ واللہ اعلم

نمبر ۷۱

۴؍ جنوری ۱۹۰۴ء "غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ" (ریویو آف ریلیجنز اُردو صفحہ ۴۰ پرچہ ماہ جنوری ۱۹۰۴ء)

(ترجمہ از مرتب) اہل روم نزدیک کی زمین میں مغلوب کئے جائیں گے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غلبہ پائیں گے۔
(ترجمہ از مرتب) اللہ تیری عمر دراز کرے۔ اللہ تعالیٰ تجھے دیر تک باقی رکھے۔ خدا تیرا اعزاز کامل کرے۔

تفسیر و تشریح

الہام بالا جو کہ اس سے قبل حضور کو ۱۷ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ہوئے ایک لحاظ سے اعادہ ہیں یعنی دوبارہ ہوا۔ اس کی تفسیر بیان نمبر ۶۸ میں تحریر شدہ ہے۔

نمبر ۷۲

۹؍ جنوری ۱۹۰۴ء "لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِکُمْ اَجْمَعِیْنَ" (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

تفسیر وتشریح

الہام بالاقرآن پاک میں حضرت یوسف علیہ السلام کا وہ قول ہے جو کہ انہوں نے اپنے بھائیوں کے قصوروں کو معاف کرتے ہوئے فرمایا تھا۔
اپنے وسیع دائرے میں اس بشارت کا ظہور انشاءاللہ آئندہ اسوقت ہوگا جبکہ عام طور پر مسلمان حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لے آئینگے تب ان کو احساس ہوگا کہ ان کے آباءواجداد اور خود انہوں نے ناحق اللہ کے اس محبوب کو تنگ کیا اور ظلم کیا۔
اسکے علاوہ یہ بشارت ابن مسیح موعودؑ ایوب احمدیت اور مثیل یوسف کیلئے بھی ہے جن کو خود انکے اپنے خاندان نے اور نظام کے علمبرداروں نے ناحق اذیت پہنچائی اور ناقدری کی یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو۔
اب یہ بات انشاءاللہ ظاہر میں ایوب احمدیت کے کسی متبع کے ذریعہ پوری ہوگی تب انشاءاللہ احمدیت کا قافلہ امن اور عافیت کے ساتھ اپنی اگلی منزل کورواں دواں ہوجائیگا۔ واللہ اَعْلم

نمبر۷۳

۲۷ر جنوری ۱۹۰۴ء (۱) "نصرت وفتح وظفر تابست سال"

تفسیر وتشریح

یہ الہام ایوب احمدیت اور یوسف احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے متعلق ہے جن کی نصرت اور فتح کا ظہور انشاءاللہ وقت کے ساتھ کرنا اللہ تعالیٰ نے مقدر کر رکھا ہے اور اسکی تفسیر بیان نمبر۰۷ میں کر آیا ہوں۔ مزید اس الہام کا بیان آئندہ بھی آئیگا تا مفہوم اور معنی مزید واضح ہوں۔

نمبر۷۴

۱۶ر اپریل ۱۹۰۴ء "فجر کے وقت فرمایا کہ ہم نے ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک سڑک ہے جس پر کوئی کوئی درخت ہے اور ایک مقام دارہ (فقراء کے تکیہ وغیرہ) کی طرح ہے میں وہاں پہنچا ہوں مفتی محمد صادق میرے ساتھ تھے۔ دو چار اَور دوست بھی ہمراہ تھے لیکن اُن کے نام اور وہ حصہ خواب کا بھول گیا ہوں۔ آخر سڑک کے کنارہ آیا تو ایک مکان دیکھا جو کہ میرا یہ (سکونتی) مقام معلوم ہوتا ہے لیکن چاروں طرف پھرتا ہوں، اُس کا دروازہ نہیں ملتا اور جہاں دروازہ تھا وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے۔ فجوؔ (فضل النّساء) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے اور اُس کے ساتھ فجاؔ (فضل) بھی ہے لیکن فجے کی ایک اُنگلی پر خفیف سا زخم ہے جس سے وہ روتا ہے۔ فجےؔ نے آکر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ بڑی پھاٹک کی طرح ایسے کُھل گیا ہے جیسے ایک پینچ کے دبانے سے بعض کل دار دروازے کُھل جاتے ہیں۔ جب اُس دروازہ کے اندر داخل ہوُا تو کسی نے کہا کہ یہ دروازہ فضل الرحمٰن نے کھول دیا ہے۔"
(البدر جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴ر اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

تعبیر وتشریح

یہ رویا حضور مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں دیکھی اور بظاہر کوئی ایسا واقعہ یا حالت معلوم نہیں کہ جس پر اس کا اطلاق کیا جائے اسلئے سب سے قرین قیاس یہی ہے کہ یہ رویا حضور کے کسی مثیل اور متبع کے ذریعے پوری ہو۔ اس عاجز کے نزدیک یہ رویا حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کی ذاتِ بابرکات میں بڑی حدتک پوری ہوچکی ہے اور اُس سفر کی تفصیل یہ ہے کہ جماعت کی حالت دینی ناداروں کی طرح ہو جائیگی جیسا کہ لیلۃ القدر میں ہوتا ہے۔ یہ ہیں معنی جو آپ مقام دارہ پر پہنچے اور اس سفر میں دو چار افراد آپ کے ساتھ ہوں گے۔ یہ حضرت ایوب علیہ السلام سے مشابہت کا ذکر ہے کہ جن کو سوائے تین افراد کے باقی سب نے خیر باد کہہ دیا تھا اور مسیح موعودؑ کا مثیل چاہے گا کہ وہ آپ کی جماعت کو فیوض خداوندی سے بہرہ ور فرمائے مگر ''نظام کی عمارت'' اس دروازے کو بند کردے گی پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اسکی رحمانیت سے اور معجزہ نمائی سے یہ دروازہ کھل جائیگا اور اسیران نظام آپ کو شناخت کرلیں گے۔ اس سفر میں ایک رفیق صادق آپکے ساتھ رہے گا۔ اب جبکہ آپ کا وصال ہوگیا ہے یہ نظارہ انشاءاللہ آپ کے کسی متبع کے ذریعہ پورا ہوگا۔ واللہ اعلم

نمبر ۷۵

۱۹ر اپریل ۱۹۰۴ء ''فرمایا کہ میں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا:-

(۱) زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔

(۲) فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔

فرمایا: میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے اور وہ دعا یہ ہے یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَاءَكَ وَاَعْدَائِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَیَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔[1] اِس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

پھر فرمایا: ہمیشہ سے سُنّت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں اُن کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان اُمور کو ظاہر کر رہا ہے۔'' (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

[1] (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

تفسیر وتشریح

الہامات بالا میں خود حضور مسیح موعودؑ نے واضح کردیا ہے کہ جب جماعت کیلئے اور قادیان کیلئے دعائیں کررہے تھے یہ الہامات ہوئے۔ مفہوم ان کا

یہ ہے کہ ایک وقت جماعت پر ایسا آئے گا کہ دنیاداری ان پر غالب آجائیگی اور وہ مرسل وقت کو تنگ کریں گے اور مصائب وشدائد اسکو پیش آئینگی تب مسیح موعودؑ کی روح اس مظلوم کیلئے بے قرار ہو کر دعا کرے گی کہ مولیٰ کریم آپ کے مثیل کی مدد کرے اور اسکے مخالفین اور معاندین کو ٹکڑے ٹکڑے کردے اور ان کو مغلوب کردے۔ ان الہامات کا منذر حصہ ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کے ذریعہ پورا ہو چکا ہے اور مبشر حصہ پورا ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ سامان فرما رہا ہے اور یہ ناچیز دیکھ رہا ہے۔ واللہ اعلم

نمبر۷۶

۱۵ رمئی ۱۹۰۴ء

(۴) شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا (۵) اِنَّہٗ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔

ترجمہ

(۴) چُست اور ہوشیار لڑکا پیدا ہوگا۔ (۵) یقیناً خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

تفسیر وتشریح

اس ناچیز کے نزدیک ان الہامات میں جس شوخ وشنگ لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی گئی ہے یہ وہی غلام حسین ہے جسکی بشارت حضور مسیح موعودؑ کو سب سے پہلے ۱۸۸۱ء میں دی تھی اور جسکا ظہور اس دنیا میں روحانی استعداد کے لحاظ سے صاحبزادہ مبارک احمد کی شکل میں ہوا اور جسکی پیدائش کے ساتھ ہی یہ خبر بھی دی گئی کہ چاہے تو اُسے زندہ رکھے اور چاہے تو وفات دے دے۔ چونکہ ذات باری جو عالم الغیب ہے اس نے اسے واپس بلانے کا فیصلہ پہلے ہی کیا ہوا تھا اسلئے آئندہ ایک عظیم الشان بیٹے کی بشارت اسکی وفات سے قبل بطور نعم البدل دینی شروع کردی اور جب ۱۹۰۷ء میں وفات واقع ہوگئی تو اسکے بعد بمنزلہ مبارک احمد ایک بیٹے کے نازل ہونے کی بشارت فرمائی۔ چونکہ آپ کو یہ الہام بھی ہوا کہ "کَفٰی ھٰذا" یعنی آئندہ مزید اولاد نرینہ نہ ہوگی تو حتمی طور پر اسکی تاویل کرنی پڑتی ہے کہ یہ ایک روحانی بیٹے کی پیدائش کی بشارت ہے۔ مزید یقین دہانی کہ اِنَّہٗ فَعَّال "لِّمَا یُرِیْدُ" یعنی جس بات کا اللہ ارادہ کرتا ہے وہ ضرور کرتا ہے۔

نمبر۷۷

۲۷ جولائی ۱۹۰۴ء "ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی امر پیش کیا گیا ہے۔ پھر الہام ہوا:
اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ لِلْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ"
(الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱ جولائی، ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

تفسیر وتشریح

ان الہامات میں پہلا الہام سورۃ القدر کی پہلی آیت ہے اور لیلۃ القدر کی تفسیر حضور مسیح موعودؑ نے یقینی طور پر یہ فرمائی ہے کہ اس سے مراد صدی کے سر کے ارد گرد کا وقت ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمانیت کے تحت کسی مرسل، مصلح اور مجدد کی پرورش فرمارہا ہوتا ہے اور اسے اصلاح خلق اور دین کی تازگی کیلئے نازل فرماتا ہے۔ گویا کسی عظیم الشان مرسل کی مسیح موعودؑ کے مشن کی تکمیل کیلئے نازل ہونے کی بشارت ہے یعنی زوج مسیح موعودؑ اور مسیح موعود ثانی جو کہ آپ کا روحانی بیٹا ہے، کے نزول کی بشارت ہے۔ یہ پیشگوئی بمنزلہ مبارک احمد نازل ہونے والے حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کی ذات بابرکات میں پوری ہوچکی ہے۔ فلحمد للہ۔

نمبر ۷۸

ستمبر ۱۹۰۴ء

(۴) کوئی کہتا ہے۔ ہماری قسمت آیت وار۔
(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

تفسیر وتشریح

اس ناچیز کے نزدیک اسکے معنی یہ ہیں کہ بطور مجدد صدی چہار دہم آپ کیلئے دور الف آخر میں آیت وار کا دن آپکا بغیر کسی شریک کار اور زوج کے ہے اور چودھویں صدی کے اختتام کے بعد تا قیامت ہر صدی میں ایک نائب، شریکِ کار آپ کے سلسلہ میں تجدید کیلئے نازل ہوا کرے گا۔ واللہ اعلم

نمبر ۷۹

۲۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء " خواب دیکھا کہ ایک مُرغ میرے بستر (پر) بیٹھا ہے۔ مَیں نے اس کی ٹانگ (پر) سوٹی ماری اور پھر پکڑ کر اپنی زوجہ کو دیا جس سے مراد لڑکا کہتے ہیں۔"
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام صفحہ ۳۰)

تفہیم وتشریح

اس عاجز کے نزدیک یہاں بھی اُس بیٹے کا ذکر ہے جو کہ بمنزلہ مبارک نازل ہونے والا تھا جیسا کہ بیان نمبر ۷۶ میں ذکر کر آیا ہوں۔ کیونکہ الہام ''کَفیٰ ھٰذا'' کے مطابق مزید کوئی نرینہ اولاد آپکے ہاں پیدا نہ ہونی تھی۔ واللہ اعلم

نمبر۸۰

۲۲ نومبر ۱۹۰۴ء

مطابق ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ - روز[1] نقصان بر تو نیاید - کَمِثْلِکَ دُرٌّ[2] لَا یُضَاعُ - لَایَاْتِیْ[3] عَلَیْکَ یَوْمُ الْخُسْرَانِ۔[4]

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

تفسیر وتشریح

اس ناچیز کے نزدیک ان الہامات میں حضور مسیح موعودؑ کو بشارات ہیں کہ آپ کے مشن کو کبھی خسارا نہ ہوگا اور نہ کبھی ناکامی ہوگی۔ یہ معنی تو بڑے دائرے میں خصوصاً حضور مسیح موعودؑ کیلئے ہیں اور الہام کَمِثْلِکَ دُرّ ''لَا یُضَاعُ سے یہ قرینہ ہے کہ حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد جو کہ آپ کے زوج اور مسیح موعود ثانی ہیں، کا زمانہ دیکھتے ہوئے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ گویا نعوذ باللہ آپ کا مشن ضائع ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ وہ آپ کے مشن کی تکمیل فرمائے گا اور انشاءاللہ آنے والے دنوں میں وہ سب کچھ حاصل ہوجائیگا جو بظاہر لگتا ہے کہ ضائع ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم